خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ ۲۱ جون 1995ء

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون: ۲۹ ۳

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴ ۱۲

جلد 45-80 نمبر 137 بدھ - 22 محرم - 1416ھ 21 احسان 1374ھش 21 جون 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوش قسمت کون ہے؟

دیکھو اگر کوئی شخص کریم تو ہو اور اس کے پاس ہو تو ہزاروں روپیہ دے دینے میں بھی اسے تامل اور دریغ نہ ہو لیکن اس کے گھر میں کچھ بھی نہ ہو تو اس کی صفت کریمی کا کیا فائدہ؟ یا اس کے پاس روپیہ تو بہت ہو مگر کریم نہ ہو تو پھر اس سے کیا حاصل؟ مگر خدا تعالیٰ میں یہ دونوں باتیں ہیں وہ قادر ہے اور کریم بھی ہے۔ اور ان دونوں صفتوں میں بھی وہ وحدہ لاشریک ہے۔ پس جب ایسی قادر اور کریم ذات کے ساتھ کوئی کامل تعلق پیدا کرے تو اس سے بڑھ کر خوش قسمت کون ہو گا؟

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دُنیا عجیب مشکلات کا گھر ہے۔ بیوی بچوں کے نہ ہونے سے بھی غم ہوتا ہے اور اگر ہوں تب بھی مشکلات پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی ضروریات کے پورا کرنے کے لئے۔ بعض نادان انسان عجیب عجیب مشکلات میں مبتلا ہوتے ہیں اور صراطِ مستقیم سے ہٹ کر ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مال بہم پہنچاتے ہیں اور پھر اَور مشکلات میں پھنستے ہیں۔ ایک فقیر ننگ دھڑنگ جس کے پاس ستر پوشی کے سوا اور کوئی کپڑا تک نہ تھا خوش و خرّم کھیلتا کودتا جا رہا تھا۔ کسی سوار نے اس سے پوچھا کہ سائیں صاحب آپ ایسے خوش کیوں ہیں؟ اس نے کہا کہ جس کی مرادیں حاصل ہو جائیں وہ خوش ہوتا ہے کہ نہیں؟ سوار نے کہا تیری ساری مرادیں کس طرح پوری ہو گئی ہیں؟ اس نے کہا جب خواہشیں چھوڑ دیں تو مرادیں پوری ہو گئیں۔

بات بالکل ٹھیک ہے۔ انسان دو طرح ہی خوش ہو سکتا ہے یا تو حصول مراد کے ساتھ یا ترک مراد کے ساتھ اور ان میں سے سہل طریق ترک مراد کا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ سب کی زندگی تلخ ہے بجز اس کے جو اس دنیا کے علاقوں سے الگ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات بادشاہوں نے بھی ان تلخیوں اور ناکامیوں سے عاجز آ کر خود کُشی کر لی ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۷)

عہدیداران سے گذارش

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشادات کے تحت دفتر اول کے (وفات یافتہ) مخلصین کے کھاتوں کو زندہ رکھنا ہر مخلص احمدی پر واضح ہو چکا ہے اور ان کے وارث بفضل خدا ان کی طرف سے چندہ بھجوا رہے ہیں۔ اس ضمن میں ایک ضروری گذارش یہ ہے کہ جس طرح وصیت کا چندہ ادا کرتے وقت وصیت کے نمبر کا اندراج ضروری ہے اسی طرح دفتر اول کے وفات یافتہ مخلصین کی طرف سے چندہ ادا کرتے وقت بھی ان کا کھاتہ نمبر ظاہر کرنا ازبس ضروری ہے۔

جہاں تک کھاتوں کے نمبروں کا تعلق ہے ان کی اطلاع دی جا چکی ہے تاہم مقامی طور پر کسی وفات یافتہ کے کھاتہ نمبر کی اطلاع نہ ہو تو وہ وفات یافتہ کے نام اور ان کے وارثوں کے نام جو ان کی طرف سے چندہ دے رہے ہیں دفتر ہذا میں بھجوا کر معلومات حاصل کر لیں تاکہ مرکز میں اندراجات میں کسی غلطی کا احتمال نہ رہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست دعا

○ عزیز عطاء الرؤف (بعمر 16 سال) ابن مکرم رانا سلطان احمد صاحب ڈرائیور خدام الاحمدیہ پاکستان گذشتہ سوا سال سے بعارضہ بلڈ کینسر بیمار ہے اور آج کل سروسز ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ اس کی آج کل کیموتھراپی جاری ہے۔ پانچواں کورس جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری عطاء محمد علوی صاحب مورخہ 95-4-14 کو باندھی ضلع نواب شاہ میں وفات پا گئی ہیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ آپ لجنہ اماء اللہ گوٹھ امام بخش ضلع نواب شاہ اور بعد میں گوٹھ عطا محمد علوی کی صدر رہیں۔ آپ مکرم انور ندیم علوی صاحب ایڈووکیٹ نواب شاہ کی چچی تھیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں موصوفہ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

صاحب ایمان کسی لمحہ بھی خدا کے ذکر سے غافل نہیں ہوتا

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

بعض لوگ ایسے ہیں جو ہل چلاتے وقت بھی ذکر الٰہی کرتے ہیں۔ اور جب دانے پھینک رہے ہوتے ہیں تو اس وقت بھی ذکر الٰہی کرتے ہیں جب اپنی فصلوں کو اگتی ہوئی دیکھتے ہیں تو ان کی روئیدگی کو دیکھ کر بھی ان کو خدا یاد آتا ہے جب ان میں کوئی بیماری پڑتے دیکھتے ہیں تب بھی دعائیں کرتے ہیں اور ان کو خدا کے فضلوں کا پانی بھی دیتے ہیں۔ صرف عام پانی نہیں دیتے ہیں۔ ان معنوں میں پھر ساری زراعت بھی ذکر الٰہی سے معمور ہو جاتی ہے۔

حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) کی ایک بات مجھے ہمیشہ یاد رہتی ہے پہلے بھی غالباً بیان کر چکا ہوں۔ ایک دفعہ سندھ میں آپ دورے کے لئے گئے تو بعض بہت اچھے مینیجر تھے اور ایسے تجربہ کار، تعلیم یافتہ جن کی فصلیں نمایاں طور پر ان کے علم اور تجربے کی مناسبت سے زیادہ اچھی ہونی چاہئے تھیں مگر ان کے مقابل پر ہمارے مولوی قدرت اللہ صاحب بھی محمود آباد میں مینیجر تھے۔ ان کی فصلیں دیکھیں تو لہلہاتی ہوئی سرسبز و شاداب اور جو دوسری فصلیں تھیں ارد گرد زمینداروں کی نہ وہ مقابلہ کر رہی تھیں نہ دوسرے مینیجروں کے نیچے پلنے والی فصلیں۔ تو حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) نے تعجب سے پوچھا کہ مولوی صاحب آپ نے کیا ترکیب کی ہے آپ تو مولوی کہلاتے ہیں آپ کو تو کوئی اتنا بڑا زراعت کا تجربہ بھی نہیں، آپ کی اچھی ہیں اور زمینداروں اور تعلیم یافتہ لوگوں کی آپ

باقی صفحہ ۷ پر

خوب یاد رکھو کہ (ایمان لانے والے) کو دنیا کا بندہ نہ ہونا چاہئے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

21- احسان 1374 ہش   21 - جون 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان لاشئی ہے

یہ بات تو ہماری فطرت کا حصہ ہے کہ ہمیں اس بات کا احساس ہو کہ ہم ہیں۔ اسی کا نام شعور ہے۔ انسان سوچتا ہے اور اپنی سوچ کے مطابق اپنے قول و فعل کو ڈھالتا ہے۔ اور اپنے کام کی تکمیل چاہتا ہے۔ یہی وہ شعور ہے جو ہمیں زندگی کا احساس دلاتا ہے۔ اگر یہ شعور موجود نہ ہو تو زندہ ہونے کے باوجود ہم اسے زندگی نہیں کہہ سکتے۔ آخر زندگی صرف سانس لینے کا ہی تو نام نہیں ہے۔ اس کے اور بھی بہت سے لوازمات ہیں اور ان لوازمات میں سے سب سے زیادہ اہم حصہ شعور کا ہے۔ لیکن یہ بات ہمیشہ پیش نظر رہنی چاہئے کہ جہاں ہمیں یہ احساس ہو کہ ہم ہیں وہاں ہمیں یہ احساس ہرگز نہیں ہونا چاہئے کہ ہم بہت کچھ ہیں۔ بہت کچھ ہونے کا احساس اَنا کہلاتا ہے۔ اور ہر وہ شخص جو اَنا کا اظہار کرتا ہے وہ اپنی حدود سے بھی آگے بڑھتا ہے اور لوگوں کی نظر میں بھی نیچے گرتا ہے۔ کیونکہ وہ ہر چیز کو اپنے ساتھ منسلک کرتے ہوئے اپنے آپ کو بہتر ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ باوجود اس کے کہ ضروری نہیں کہ وہ ان سے بہتر ہو جن سے بہتر وہ اپنے آپ کو سمجھتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انسانی زندگی میں شعور کو تو بہت اہمیت حاصل ہے۔ لیکن شعور کو اَنا میں ڈھال لینا غیر فطری بھی ہے اور غیر مفید بھی۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) تو اس سلسلے میں فرماتے ہیں کہ :-

"دنیا کے مشکلات اور تلخیاں بہت ہیں۔ یہ دشتِ پُر خار ہے۔ اس میں سے گذرنا ہر شخص کا کام نہیں۔ گذرنا تو سب کو پڑتا ہے۔ لیکن راحت اور اطمینان کے ساتھ گذر جانا یہ ہر ایک شخص کو میسر نہیں آسکتا۔ یہ صرف ان لوگوں کا حصہ ہے جو اپنی زندگی کو ایک فانی اور لاشئے سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کے لئے اسے وقف کر دیتے ہیں اور اس سے سچا تعلق پیدا کر لیتے ہیں"۔

اس ارشاد میں اس بات کی طرف نمایاں اشارہ ہے کہ اگر انسان اپنے آپ کو لاشئے سمجھ لے اور اس کے سامنے ہمیشہ خدا تعالیٰ کی عظمت و جلال رہے اور وہ اپنے آپ کو اسی کے سپرد کر دے تو اس کی زندگی آسان اور بہتر طریق پر گذر سکتی ہے اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ انسان اپنے وجود کو تو تسلیم کرے اس میں شعور تو پیدا ہو لیکن وہ اَنا کی طرف قدم نہ اٹھائے جس شخص میں اَنا ہوگی۔ وہ اپنے آپ کو لاشئے نہیں سمجھ سکے گا وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کے لئے وقف نہیں کر سکے گا۔ اور اپنی بڑائی کے پیش نظر وہ اللہ تعالیٰ سے سچا تعلق بھی پیدا نہیں کر سکے گا۔ اور یہ ساری باتیں ایسی ہیں کہ اُس کے لئے اس دنیا کے دشت پر خار سے گذرنا مشکل بنا دیں گی۔ ہم سب راحت اور اطمینان چاہتے ہیں۔ اور ہماری ساری تگ و دو راحت اور اطمینان کے لئے ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود غلط راستہ اختیار کرتے ہوئے جب ہم اپنے آپ کو کچھ سمجھنے لگتے ہیں جب ہم میں اَنا پیدا ہو جاتی ہے تو ہمارے لئے زندگی کا لمحہ لمحہ مشکل میں گذرتا ہے۔ ہمارے سامنے مشکلات بھی آتی ہیں اور تلخیاں بھی آتی ہیں۔ گویا کہ اگر غور کیا جائے تو ہماری زندگی ہمارے لئے اجیرن بن کے رہ جاتی ہے۔ پس ضرورت اس بات کی ہے کہ انسان اپنے وجود سے واقف ہونے کے باوجود اپنے آپ کو لاشئے سمجھے اور اپنے آپ کو خدا کے لئے وقف کرتے ہوئے اس سے سچا تعلق پیدا کرے۔

خدا نہ دے تو کسی کا دیا بھلا کیا ہے
بتوں سے مانگنے والوں کا مدعا کیا ہے
مری نظر ہے خدا پر خدا کی مجھ پر ہے
نہیں ہے یہ تو بتاؤ کہ پھر دعا کیا ہے

ابو الاقبال

○

مَیں نے اپنے آپ کو آواز دی ہے دوستو
تم یہ بتلاؤ تمہیں کیسی لگی ہے دوستو

زندگی وہ بھی ہے جس کی ہر جھلک ہے تابناک
جو پسِ پردہ ہے وہ بھی زندگی ہے دوستو

ہے کسی کا علم بھی جہلِ مرکّب کی دلیل
اور مری ناواقفیت آگہی ہے دوستو

مَیں کہاں تک منّتوں پر منّتیں کرتا رہوں
فرض کچھ تو رُوٹھنے والوں کا بھی ہے دوستو

بے حسی میں حادثوں پر مَیں تو رویا بھی نہیں
پھر مری آنکھوں میں کیوں اتنی نمی ہے دوستو

میں کروں بھی تو کروں کیسی سحر کا انتظار
دل میں تو صُبحِ ازل کی روشنی ہے دوستو

عشق ہے یکسر بکھر کر زندگی کرنے کا نام
حُسن کی ہر بات شانِ دلبری ہے دوستو

اک ذرا سا بیٹھ کر ستتا تو لینے دو مجھے
دوستوں کی یاد کی چھاؤں گھنی ہے دوستو

آسماں برسا رہا ہے آگ کی چنگاریاں
برف کیوں ہر چیز پر جمنے لگی ہے دوستو

کون اُٹھا دیتا ہے ہر اک بزم سے مجھ کو نسیم
اتنی گاڑھی مجھ سے کس کی چھُن رہی ہے دوستو

کمندِ شوق

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ
قیمت
دو روپیہ

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں

اب میں اصل مضمون کی طرف لوٹتا ہوں جو ایک سلسلے کی صورت میں جاری ہوا ہے اور جس کا تعلق (-) اس دعا سے ہے کہ (-) اے ہمارے اللہ! ہمیں صراط مستقیم پر چلا' اس صراط مستقیم پر جس پر وہ لوگ چلتے رہے جن پر تو نے انعام نازل فرمائے۔

میں نے بتایا تھا کہ جن پر انعام نازل فرمائے گئے وہ دعاؤں کی بدولت اپنی مراد کو پہنچے ہیں محض انسانی کوشش سے کامیاب نہیں ہوئے اور ہمارے لئے بھی (-) اس دعا نے (کلام الٰہی) کی دعاؤں کا ایک سلسلہ کھول دیا ہے (-)

آج کے لئے پہلی دعا اولاد کی دعا ہے جو اسے اپنے والدین کے لئے کرنی چاہئے۔ اور یہ وہ دعا ہے جو الہامی دعا ہے ان معنوں میں کہ اللہ تعالیٰ نے خود (-) سکھائی۔ دعا تو یہ ہے۔

(-) اے میرے رب! ان دونوں پر' میرے والد اور میری والدہ پر اس طرح رحم فرما جس طرح بچپن سے یہ میری تربیت کرتے چلے آئے ہیں۔

لیکن اس دعا کی گہرائی کو سمجھنے کے لئے اس کا وہ پس منظر جاننا ضروری ہے جو یہی آیت کریمہ ہمارے سامنے کھول کر رکھ رہی ہے۔ پس پوری آیت کو پڑھنے کے بعد اس دعا کی اہمیت بھی سمجھ آتی ہے اور کن کن باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ دعا کرنی چاہئے' یہ مضمون بھی ہم پر روشن ہو جاتا ہے۔ آیت یہ ہے (-) کہ اللہ تعالیٰ نے یہ مقدر فرما دیا ہے' یہ فیصلہ کر دیا ہے (-) کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ (-) اور والدین کے ساتھ احسان کا سلوک کرو۔ والدین کے ساتھ نیکی کے برتاؤ کی اتنی بڑی اہمیت ہے کہ توحید کی تعلیم کے بعد دوسرے درجے پر خدا نے جس بات کا فیصلہ فرمایا وہ یہ تھا کہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ احسان کا لفظ کن معنوں میں استعمال ہوا ہے اس کے متعلق میں پھر دوبارہ آپ سے بات کروں گا۔ (-) اگر ان میں سے کوئی تیرے ہوتے ہوئے تیری زندگی میں بڑھاپے تک پہنچ جائے' ان میں سے خواہ ایک پہنچے یا دونوں پہنچیں (-) ان کو اف تک نہیں کہنی۔

اف نہ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ان سے بڑھاپے میں ایسی حرکتیں ہو سکتی ہیں جو ان کے بچپن کے سلوک سے مختلف ہوں۔ بچپن میں تو وہ بڑی رحمت کے ساتھ تمہاری تربیت کرتے رہے لیکن بڑھاپے کی عمر میں پہنچ کر انسان کو اپنے جذبات پر اختیار نہیں رہتا' زیادہ زود رنج ہو جاتا ہے اور بہت سی صحت کی کمزوریاں اس کے مزاج میں چڑچڑا پن پیدا کر دیتی ہیں۔ پھر کئی قسم کے احساسات محرومی ہیں۔ اولاد بڑی ہو گئی۔ اپنے گھروں میں آباد ہو گئی اور جس طرح والدین توقع رکھتے ہیں کہ یہ اپنی بیوی اور بچوں کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ ساتھ ہم سے بھی ویسا ہی معاملہ کرے گا' اس میں کوئی کوتاہی رہ جاتی ہے یا والدین کو وہم گزرتا ہے کہ ہم سے ویسا پیار نہیں جیسا اپنی بیوی اور اولاد سے ہے تو ان تمام باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے قرآن کریم نے بڑی حکمت کے ساتھ فرمایا (-) ایسی باتیں ہوں گی جن کے نتیجے میں ہو سکتا ہے تمہیں جائز یا ناجائز شکایت پیدا ہو اور والدین تم سے بظاہر سختی کا سلوک کرنا شروع کر دیں تو تم جو بچپن کی نرمی کے عادی ہو اس سلوک سے گھبرا کر اف نہ کہہ بیٹھنا۔ اف کا لفظ کوئی گالی نہیں ہے۔ کوئی سخت کلامی نہیں ہے۔ ایک اظہار افسوس ہے۔ فرمایا کہ اظہار افسوس تک نہیں کرنا۔

(-) اور جھڑکنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اپنے والدین کے ساتھ ہرگز سخت کلامی نہیں کرنی۔ (-) اور ان کے ساتھ عزت کا کلام کرو۔ ہمیشہ احترام کے ساتھ ان سے مخاطب ہوا کرو۔ (-) اور اپنی نرمی کے پر ان کے اوپر پھیلا دو (-) رحمت کے اور نرمی کے یا رحمت کے نتیجے میں جو نرمی پیدا ہوتی ہے اس کے پر ان پر پھیلا دو اور پھر یہ دعا کرو۔ (-) کہ اے میرے رب! ان پر اسی طرح رحم فرما (-) جس طرح انہوں نے بچپن میں بڑے رحم کے ساتھ میری تربیت فرمائی ہے۔

یہ بہت ہی پیاری اور کامل دعا ہے اور بہت سی ذمہ داریوں کی طرف جو اولاد کے ذمہ اپنے والدین کے لئے ہیں' ہمیں توجہ دلاتی ہے لیکن اس دعا میں اور بھی بہت سی حکمتیں پنہاں ہیں۔ اب میں نسبتاً تفصیل سے اس آیت کے بعض مضامین کھول کر آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ احسان کا حکم دیا گیا ہے' ادائیگی فرض کا نہیں اور احسان بظاہر ضروری نہیں ہوا کرتا۔ احسان تو ایسا معاملہ نہیں ہے کہ ہر انسان پر فرض ہو۔ کیا یا نہ کیا کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یعنی اگر فرق پڑتا بھی ہے تو احسان ایک ایسی بات نہیں جو اگر انسان نہ کرے تو خدا کے نزدیک معتوب ہو جائے تو پھر خدا تعالیٰ نے ذمہ داریاں ادا کرنے کا حکم کیوں نہ دیا اور احسان کا حکم کیوں دیا؟ اس میں اور بھی حکمتیں پوشیدہ ہوں گی لیکن دو ایسی حکمتیں ہیں جن کو میں آپ کے سامنے کھولنا چاہتا ہوں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ فرض کی ادائیگی پہلے ہوا کرتی ہے اور احسان بعد میں آتا ہے۔ اگر فرض ادا نہ ہو تو احسان کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے (کلام الٰہی) جو بڑی فصیح و بلیغ کتاب ہے' خدا کا کلام ہے اس نے ایک لفظ میں اس سے پہلے ہونے والی ذمہ داریوں کا بھی ذکر فرما دیا اور (صاحب ایمان) سے گویا یہ توقع رکھی کہ جہاں تک اس کی روزمرہ کی ذمہ داریوں کا تعلق ہے' فرائض کا تعلق ہے وہ تو لازماً وہ پورے کر رہا ہے۔ ان کو نہ پورے کرنے کا تو سوال ہی نہیں۔ لیکن جہاں تک والدین کا تعلق ہے محض ذمہ داریاں پورا کرنا کافی نہیں ہے۔ ان کے ساتھ احسان کا سلوک ہونا ضروری ہے۔ ایک یہ حکمت ہے۔ دوسری حکمت یہ ہے کہ یہاں لفظ احسان کو سمجھنے کے لئے (-) ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (-) کہ احسان کی جزاء احسان کے سوا کیا ہو سکتی ہے۔ پس یہ احسان ان کے اوپر ان معنوں میں احسان نہیں ہے جن معنوں میں ہم ایک دوسرے پر احسان کرتے ہیں۔ یہ احسان والدین کے اوپر اولاد کی طرف سے کوئی یک طرفہ نعمت نہیں ہے جو ان کو ادا کی جا رہی ہے بلکہ خدا تعالیٰ یہ بیان فرما رہا ہے کہ والدین نے تم سے احسان کا معاملہ کیا تھا۔ اس لئے صرف فرض کی ادائیگی کافی نہیں ہو گی جب تک تم ان سے احسان کا معاملہ نہیں کرو گے تم اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے والے نہیں بنو گے۔ چنانچہ فرمایا۔ (-) کہ احسان کی جزاء تو احسان کے سوا ہے ہی کوئی نہیں۔ کوئی شخص تم پر احسان کرتا چلا جا رہا ہو اور تم اپنے روزمرہ کی ذمہ داریاں ادا کر رہے ہو تو یہ کافی نہیں ہے۔ چنانچہ اس مضمون کو آیت کے آخری حصے نے کھول دیا جہاں یہ دعا سکھائی گئی۔ (-) اے اللہ ان سے اس طرح رحم کا سلوک فرما جس طرح یہ بچپن میں مجھ سے رحم کا سلوک فرماتے تھے۔ صرف اپنے حقوق ادا نہیں کرتے تھے۔ محض مجھے زندہ رکھنے کے لئے اور روزمرہ کی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے محنت نہیں اٹھاتے تھے بلکہ اس سے بہت بڑھ کر مجھ سے شفقت اور رحمت کا سلوک فرمایا کرتے تھے۔ میری معمولی سی تکلیف پر یہ بے چین ہو جایا کرتے تھے۔ میری ادنیٰ سی بیماری پر ان کی راتوں کی نیندیں حرام ہو جایا کرتی تھیں اور انہوں نے جو مجھ سے سلوک فرمایا وہ رحمت کا سلوک ہے۔ پس مجھے جو احسان کا حکم ہے کہ میں بھی احسان کروں تو اے خدا! میں اس احسان کا بدلہ نہیں چکا سکتا اس لئے میں دعا کے ذریعے تجھ سے مدد چاہتا ہوں اور جب تک تو اس بارہ میں میری مدد نہ فرمائے' حقیقت میں میرے والدین کے مجھ پر اتنے احسانات ہیں کہ میں جو بھی کوشش کروں اس کے باوجود ان احسانات کو چکا نہیں سکتا پس تو میری مدد فرما اور (-) اے خدا تو ان کے اوپر رحم فرما اور میرے سلوک میں جو کمیاں رہ جائیں گی وہ تو اپنے رحم سے پوری فرما دے (-) جس طرح بچپن میں یہ میری تربیت کرتے رہے تو ان کے ساتھ وہ سلوک فرما۔

اس دعا نے ایک اور حیرت انگیز مضمون کو ہمارے سامنے کھول دیا کہ والدین بھی جہاں تک خدا کا تعلق ہے اس کی تربیت کے محتاج ہیں اور (اف بھی نہ کہو) کہنے کے ساتھ ان کی بشری کمزوریوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے تو وہاں بھی خدا تعالیٰ کی ربوبیت کی بہت ضرورت ہے۔ انسان تو مرتے دم تک خدا کی ربوبیت کا محتاج رہتا ہے اس لئے یہ دعا بہت ہی کامل دعا ہے اور اس کے معنی یہ بنیں گے کہ اے خدا! اگرچہ بظاہر ان کے اعضاء مضمحل ہو چکے ہیں۔ یہ کمزوری کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ طاقت کے بعد ضعف ہو چکا ہے۔ لیکن ضعف کے وقت زیادہ رحم کے ساتھ تربیت کی ضرورت پیش آتی ہے۔ جب میں بچہ تھا تو میرے والدین نے مجھ سے میرے ضعف کی وجہ سے رحم کا سلوک کیا اور (-) بتا دیا کہ بڑے ہو کر رحم کا معاملہ اتنا نہیں رہا کرتا جتنا بچپن میں ہوتا ہے۔ بچپن کی کمزوری ہے جو رحم کا تقاضا کرتی ہے۔ بچے کو آپ ایک بات سکھاتے ہیں۔ چلانا سکھائیں تو بار بار وہ گرتا ہے۔ بولنا سکھائیں تو بار بار غلطیاں کرتا ہے۔ تتلاتا ہے۔ سبق پڑھائیں تو اس کو پڑھا ہوا سبق بار بار بھولتا چلا جاتا ہے۔ لفظ آپ رٹا بھی دیں تو پھر اگلی دفعہ جب سنتے ہیں تو اس لفظ میں پھر وہی غلطیاں کرنے لگ جاتا ہے۔ بعض دفعہ بچے کو پڑھانا اعصاب شکن ہوتا ہے اور حقیقت میں جب تک رحم کا معاملہ نہ کیا جائے اس وقت تک بچے کی صحیح تعلیم نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ بعض والدین جو جہالت سے حوصلہ چھوڑ بیٹھتے ہیں وہ بچے سے بجائے رحم کے سختی کا معاملہ شروع کر دیتے ہیں اور سختی کے ساتھ بچے کی تربیت ہو نہیں ہو سکتی۔ اس میں بغاوت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس میں سخت رد عمل پیدا ہوتے ہیں اور بجائے اس کے کہ اس کی تربیت ہو اس کے اندر بچپن سے نقائص بیٹھ جاتے ہیں۔

پس اس (-) حکمت کو بھی ہمارے سامنے روشن کر دیا کہ وہ والدین جو اچھی تربیت کرنے والے ہوں وہ بچپن میں رحم کے ساتھ تربیت کیا کرتے ہیں اور وہ لوگ جن کو یہ دعا سکھائی گئی ہے (-) ان کے والدین سے بہترین توقعات بھی پیش فرمائی گئیں اور یہ بیان کیا گیا کہ جس طرح ہمارے والدین بچپن میں ہماری کمزوریوں کے پیش نظر ہم سے سختی کرنے کی بجائے رحمت کا معاملہ کیا کرتے تھے اور تربیت میں بار بار بخشش کا سلوک فرماتے تھے اسی طرح اے خدا! اب میرے والدین کمزور ہو چکے ہیں تو ان کی غفلتوں اور کمزوریوں سے درگزر فرما اور ان کے ساتھ بخشش اور رحمت کا سلوک فرما۔

(ذوقِ عبادت اور آدابِ دعا ص ۲۵۷ تا ۲۶۴)

دنیا کی خاطر بسا اوقات انسان اتنی محنت کرتا ہے اور ایسی غیر معمولی قربانیاں پیش کرتا ہے اور اس کے باوجود اس کو لقاء نصیب نہیں ہوا کرتی کیونکہ لقاء کے لئے اس شخص کے اندر بھی ایک اعلیٰ خلق کا ہونا ضروری ہے۔ جس کی خاطر محنت کی جاتی ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

حضرت منشی اروڑے خان صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کی وفات پر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے خطبہ میں حضرت منشی اروڑے خان صاحب کا بھی ذکر فرمایا- خطبہ کا متعلقہ حصہ ذیل میں درج (ادارہ)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کی وفات کے بعد حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ان کے متعلق جو خطبہ ۲۲- اگست ۱۹۴۱ء کو ارشاد فرمایا اس میں حضرت منشی اروڑے خان صاحب کا بھی ذکر فرمایا- حضرت منشی اروڑے خان صاحب کے متعلق آپ نے فرمایا:-

مجھے وہ نظارہ نہیں بھولتا اور نہ بھول سکتا ہوں کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی وفات پر ابھی چند ماہ ہی گزرے تھے کہ ایک دن باہر سے مجھے کسی نے آواز دے کر بلوایا- اور خادمہ یا کسی بچے نے بتایا کہ دروازے پر ایک آدمی کھڑا ہے اور وہ آپ کو بلا رہا ہے- میں باہر نکلا تو منشی اروڑے خان صاحب (وفات یافتہ) کھڑے تھے- بڑے تپاک سے آگے بڑھے- مجھ سے مصافحہ کیا اور اس کے بعد انہوں نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا- جہاں تک مجھے یاد ہے انہوں نے اپنی جیب سے دو یا تین پونڈ نکالے اور مجھے کہا کہ یہ اماں جان کو دے دیں- اور یہ کہتے ہی ان پر ایسی رقت طاری ہو گئی اور وہ چیخیں مار مار کر رونے لگ گئے اور ان کے رونے کی حالت اس قسم کی تھی- کہ یوں معلوم ہوتا تھا جیسے بکرے کو ذبح کیا جا رہا ہے- میں کچھ حیران سا ہو گیا- کہ یہ کیوں رو رہے ہیں- مگر میں خاموش کھڑا رہا- اور انتظار کرتا رہا کہ وہ خاموش ہوں تو ان کے رونے کی وجہ دریافت کروں- اسی طرح وہ کئی منٹ روتے رہے- منشی اروڑے خان صاحب نے بہت ہی معمولی ملازمت سے ترقی کی تھی- پہلے کچہری میں وہ چپڑاسی کا کام کرتے تھے- پھر اہلمد کا عہدہ آپ کو مل گیا- اس کے بعد نقشہ نویس ہو گئے- پھر اور ترقی کی تو سرشتہ دار ہو گئے-- اس کے بعد ترقی پا کر نائب تحصیلدار ہو گئے- اور پھر تحصیلدار بن کر ریٹائر ہوئے- ابتدا میں ان کی تنخواہ دس پندرہ روپے سے زیادہ نہیں ہوتی تھی- جب ان کو ذرا صبر آیا تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ روئے کیوں ہیں وہ کہنے لگے میں غریب آدمی تھا مگر جب بھی چھٹی ملتی قادیان آنے کے لئے چل پڑتا تھا- سفر کا بہت سا حصہ میں پیدل ہی طے کرتا تھا- تاکہ سلسلہ کی خدمت کے لئے کچھ پیسے بچ جائیں- مگر پھر بھی روپیہ ڈیڑھ روپیہ خرچ ہو جاتا- یہاں آ کر جب میں امراء کو دیکھتا کہ وہ سلسلہ کی خدمت کے لئے بڑا روپیہ خرچ کر رہے ہیں تو میرے دل میں خیال آتا کہ کاش میرے پاس بھی ہو- اور میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں بجائے چاندی کا تحفہ لانے کے سونے کا تحفہ پیش کروں- آخر میری تنخواہ کچھ زیادہ ہو گئی (اس وقت شائد ان کی تنخواہ بیس پچیس روپے تک پہنچ گئی تھی) اور میں نے ہر مہینے کچھ رقم جمع کرنی شروع کر دی- اور میں نے اپنے دل میں یہ نیت کی کہ جب یہ رقم اس مقدار تک پہنچ جائے گی- جو میں چاہتا ہوں تو میں اسے پونڈ کی صورت میں تبدیل کر کے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں پیش کروں گا- پھر کہنے لگے جب میرے پاس ایک پونڈ کے برابر رقم جمع ہو گئی تو وہ رقم دے کر میں نے ایک پونڈ لے لیا- پھر دوسرے پونڈ کے لئے رقم جمع کرنی شروع کر دی- اور جب کچھ عرصہ کے بعد اس کے لئے رقم جمع ہو گئی تو دوسرا پونڈ لے لیا- اسی طرح میں آہستہ آہستہ کچھ رقم جمع کر کے انہیں پونڈوں کی صورت میں تبدیل کرتا رہا- اور میرا منشاء یہ تھا کہ میں یہ پونڈ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں پیش کروں گا- مگر جب دل کی آرزو پوری ہو گئی اور پونڈ میرے پاس جمع ہو گئے تو......... یہاں تک وہ پہنچے تھے کہ پھر ان پر رقت طاری ہو گئی-- اور وہ رونے لگ گئے- آخر روتے روتے انہوں نے اس فقرے کو اس طرح پورا کیا کہ جب پونڈ میرے پاس جمع ہو گئے تو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وفات ہو گئی-

یہ اخلاص کا کیسا شاندار نمونہ ہے- ایک شخص چندے بھی دیتا ہے- قربانیاں بھی کرتا ہے- مہینے میں ایک دفعہ نہیں-- دو دفعہ نہیں بلکہ تین تین دفعہ جمعہ پڑھنے کے لئے قادیان پہنچ جاتا ہے- سلسلے کے اخبار کتابیں بھی خریدتا ہے ایک معمولی سی تنخواہ ہوتے ہوئے جبکہ آج اس تنخواہ سے بہت زیادہ تنخواہیں وصول کرنے والے اس قربانی کا دسواں بلکہ بیسواں حصہ بھی قربانی نہیں کرتے-- اس کے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ امیر لوگ جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں سونا پیش کرتے ہیں تو میں ان سے پیچھے کیوں رہوں- چنانچہ وہ ایک نہایت ہی قلیل تنخواہ میں سے ماہوار کچھ رقم جمع کرتا اور ایک عرصہ دراز تک جمع کرتا رہتا ہے- نامعلوم اس دوران میں اس نے اپنے گھر میں کیا کیا تنگیاں برداشت کی ہوں گی- کیا تکلیفیں تھیں جو اس نے خوشی سے جھیلی ہوں گی- محض اس لئے کہ وہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں اشرفیاں پیش کر سکے- مگر جب اس کی خواہش کے پورا ہونے کا وقت آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی حکمت اس کو اس رنگ میں خوشی حاصل کرنے سے محروم کر دیتی ہے-- جس رنگ میں وہ اسے دیکھنا چاہتا ہے-- میں نے کئی دفعہ سنایا ہے کہ منشی اروڑے خان صاحب (وفات یافتہ) فرمایا کرتے تھے کہ مجھے بعض غیر از جماعت دوستوں نے کہا کہ تم ہمیشہ ہمیں (دعوت الی اللہ) کرتے رہتے ہو- فلاں جگہ مولوی ثناء اللہ صاحب آئے ہوئے ہیں- تم بھی چلو- اور ان کی باتوں کا جواب دو- منشی اروڑے خان صاحب (وفات یافتہ) تو زیادہ لکھے پڑھے نہ تھے-- دوران ملازمت میں ہی انہیں جو پڑھنے لکھنے کی جو مشق ہوئی وہی انہیں حاصل تھی-- وہ کہنے لگے جب ان دوستوں نے اصرار کیا- تو میں نے کہا اچھا چلو- چنانچہ وہ انہیں جلسہ میں لے گئے- مولوی ثناء اللہ صاحب نے احمدیت کے خلاف تقریر کی- اور اپنی طرف سے خوب دلائل دیئے- جب تقریر کر کے وہ بیٹھ گئے تو منشی اروڑے خان صاحب سے ان کے دوست کہنے لگے کہ بتائیں ان دلائل کا کیا جواب ہے- منشی اروڑے خان صاحب فرماتے تھے میں نے ان سے کہا یہ مولوی ہیں اور میں ان پڑھ آدمی ہوں- ان کی دلیلوں کا جواب تو کوئی مولوی ہی دے گا- میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ میں نے حضرت مرزا صاحب کی شکل دیکھی ہوئی ہے-- وہ جھوٹے نہیں ہو سکتے- اسی طرح ایک دفعہ کسی دوست نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں ایک واقعہ سنایا جس پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ بھی ہنسے اور مجلس میں بیٹھے ہوئے دوسرے دوست بھی بہت محظوظ ہوئے- منشی اروڑے خان صاحب شروع میں قادیان بہت زیادہ آیا کرتے تھے- بعد میں چونکہ بعض اہم کام ان کے سپرد ہو گئے- اس لئے جلدی چھٹی ملنا ان کے لئے مشکل ہو گیا تھا- مگر پھر بھی وہ قادیان اکثر آتے رہتے تھے- ہمیں یاد ہے جب ہم چھوٹے بچے ہوا کرتے تھے- تو ان کا آنا ایسا ہی ہوا کرتا تھا جیسا کوئی مدتوں کا بچھڑا ہوا بھائی سالہا سال کے بعد اپنے کسی عزیز سے آکر ملے- کپورتھلہ کی جماعت میں سے منشی اروڑے خان صاحب منشی ظفر احمد صاحب اور منشی محمد خان صاحب جب بھی آتے تھے- تو ان کے آنے سے ہمیں بڑی خوشی ہوا کرتی تھی-

غرض اس دوست نے بتایا کہ منشی اروڑے خان صاحب تو ایسے آدمی ہیں کہ یہ مجسٹریٹ کو بھی ڈرا دیتے ہیں- پھر اس نے بتایا کہ ایک دفعہ انہوں نے مجسٹریٹ سے کہا میں قادیان جانا چاہتا ہوں مجھے چھٹی دے دیں-- اس نے انکار کر دیا- اس وقت وہ سیشن جج کے دفتر میں لگے ہوئے تھے- انہوں نے کہا قادیان میں نے ضرور جانا ہے- مجھے آپ چھٹی دیویں-- وہ کہنے لگا کام بہت ہے- اس وقت آپ کو چھٹی نہیں دی جا سکتی- وہ کہنے لگے بہت اچھا آپ کا کام ہوتا رہے-- میں تو آج سے ہی بد دعا میں لگ جاتا ہوں- آپ اگر نہیں جانے دیتے تو نہ جانے دیں- آخر اس مجسٹریٹ کو کوئی ایسا نقصان پہنچا کہ وہ سخت ڈر گیا- اور جب بھی ہفتہ کا دن آتا وہ عدالت والوں سے کہتا کہ آج کام ذرا جلدی بند کر دینا کیونکہ منشی اروڑے خان صاحب کی گاڑی کا وقت نکل جائے گا اس طرح وہ آپ ہی جب بھی منشی صاحب کا ارادہ قادیان آنے کا ہوتا انہیں چھٹی دے دیتا اور وہ قادیان پہنچ جاتے-

پھر ان کی محبت کا یہ نقشہ بھی مجھے کبھی نہیں بھولتا-- جو گو انہوں نے مجھے خود نہیں سنایا تھا- مگر میری آنکھوں کے سامنے وہ یوں پھرتا رہتا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے اس موقعہ کے وقت میں بھی وہیں موجود تھا- انہوں نے سنایا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے ایک دفعہ ہم نے عرض کیا کہ حضرت کبھی کپورتھلہ تشریف لائیں- حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے وعدہ فرما لیا کہ جب فرصت ملی تو آجاؤں گا- وہ کہتے تھے ایک دفعہ کپورتھلہ میں ایک دوکان پر بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شدید ترین دشمن اڈے کی طرف سے آیا اور مجھے کہنے لگا تمہارا مرزا کپورتھلے آگیا ہے- معلوم ہوتا ہے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو جب فرصت ملی تو اطلاع دینے کا وقت نہ تھا- اس لئے آپ بغیر اطلاع دیئے ہی چل پڑے- منشی اروڑے خان صاحب نے یہ خبر سنی تو وہ خوشی میں ننگے سر اور ننگے پاؤں اڈے کی طرف بھاگے- مگر چونکہ خبر دینے والا شدید ترین مخالف تھا- اور ہمیشہ احمدیوں سے تمسخر کرتا رہتا تھا ان کا بیان تھا کہ تھوڑی دور جا کر مجھے خیال آیا کہ یہ بڑا دشمن ہے - اس نے ضرور مجھ سے ہنسی کی ہو گی- چنانچہ مجھ پر جنون سا ہی ہو گیا اور یہ خیال کر کے کہ نامعلوم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ آئے بھی ہیں یا نہیں- میں کھڑا ہو گیا اور میں نے اسے بے تحاشا برا بھلا کہنا شروع کر دیا- -تو کبھی میرا پیچھا نہیں چھوڑتا- اور ہمیشہ ہنسی کرتا رہتا ہے- ورنہ ہماری قسمت کہاں کہ حضرت صاحب کپورتھلہ تشریف لاویں- وہ کہنے لگا آپ ناراض نہ ہوں- اور جا کر دیکھ لیں مرزا صاحب واقعہ میں آئے ہوئے ہیں- اس نے یہ کہا تو میں پھر دوڑ پڑا مگر پھر خیال آیا کہ اس نے ضرور دھوکا کیا ہے- چنانچہ میں پھر اسے کوسنے لگا کہ تو بڑا جھوٹا ہے- ہمیشہ مجھ سے مذاق کرتا رہتا ہے- ہماری قسمت ایسی کہاں کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہمارے ہاں تشریف لائیں- مگر اس نے پھر کہا کہ منشی صاحب وقت ضائع نہ کریں- مرزا صاحب واقعہ میں آئے ہوئے ہیں چنانچہ پھر اس خیال سے شائد واقعہ میں آ ہی گئے ہوں-- میں دوڑ پڑا- مگر پھر یہ خیال آجاتا کہ کہیں اس نے دھوکا ہی نہ دیا ہو- چنانچہ پھر اسے ڈانٹا آخر وہ کہنے لگا مجھے برا بھلا نہ کہو- اور جا کر اپنی آنکھوں سے دیکھ لو واقعہ میں مرزا صاحب آئے ہوئے ہیں- غرض میں کبھی دوڑتا اور کبھی یہ خیال کر کے کہ مجھ سے مذاق ہی نہ کیا گیا ہو ٹھہر جاتا- میری یہی حالت تھی کہ میں نے سامنے کی طرف جو دیکھا تو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تشریف لا

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

ایک نئی بات

آگ اور پانی کو کہا جاسکتا ہے کہ ایک دوسرے کے دشمن ہیں- آگ بجھانے کے لئے اس پر پانی ڈال دیتے ہیں تو آگ بجھ جاتی ہے- پانی کو ختم کرنے کے لئے اس کے نیچے آگ جلادیں تو پانی بخارات بن کر اڑ جاتا ہے- اور ختم ہو جاتا ہے- یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے کو ختم کرنے کے کام آتی ہیں- کم از کم- ہمارا اب تک کا تجربہ تو یہی ہے- لیکن اب سائنس دان کہتے ہیں کہ جوں جوں آبادی بڑھ رہی ہے دنیا کے وسائل کم ہو رہے ہیں- اور ان وسائل میں سے سب سے زیادہ کم ہونے والی چیز پانی ہے- ویسے بھی ماحولیات کے سلسلے میں یہ بات اکثر سننے میں آتی ہے کہ پینے کے لئے صاف پانی نہیں ملتا- اگرچہ جب ہم ندی نالوں دریاؤں اوز سمندر کے کنارے کھڑے ہوں تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ دنیا پانی ہی پانی سے بھری ہوئی ہے- اب آپ سمندر کی طرف دیکھئے اور پھر یہ بات کہئے کہ انسانوں کو پانی میسر نہیں ہے- تو کتنی عجیب بات لگے گی- لیکن واقعہ یہی ہے- پینے کے لئے پانی درکار ہے- سمندر کے پانی کو سوائے اس کے کہ کسی خاص طریق پر صاف کیا جائے پیا نہیں جا سکتا- بہرحال سائنس دانوں نے زمین پر پانی کی قلت کے پیش نظر جہاں خلاء میں دیگر قدرتی وسائل کی تلاش شروع کر رکھی ہے- وہاں پانی کو بھی تلاش کر رہے ہیں اور اب وہ اس نتیجہ میں پر پہنچے ہیں کہ پانی سورج کے اوپر موجود ہے- ایسے لگتا ہے یہ چھوٹے چھوٹے پتھر ہیں یا دھبے ہیں اور یہ اتنے ٹھنڈے ہیں کہ ان کا درجہ حرارت صفر سے بارہ سو درجے نیچے تک چلا جاتا ہے- بات تو حیرانگی کی ہے کہ سورج کا ذکر کرتے ہوئے ہم پانی کا ذکر کرتے ہیں اور پانی کو بھی سورج کے اوپر بتاتے ہیں- گویا کہ سورج جیسا بھی ہے- اس کے وجود پر پانی کے دھبے موجود ہیں-

سائنس دانوں نے اس بات پر بھی غور کیا ہے کہ اتنی گرمی کے باوجود سورج پر جو پانی کے دھبے ہیں وہ اتنے ٹھنڈے کیوں ہیں جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں- پانی آکسیجن اور ہائڈروجن کے ملنے سے بنتا ہے- سائنس دان کہتے ہیں کہ سورج سے جو گرمی نکلتی ہے اس سے پانی بھاپ کی صورت میں اڑتا ہے اور پھر وہ ٹھنڈا ہونے لگتا ہے- اور اتنا ٹھنڈا ہو جاتا ہے کہ صفر سے بارہ سو درجے نیچے ہو جاتا ہے- اور جہاں تک ان دھبوں کی تعداد کا سوال ہے- یہ دھبے کوئی بہت زیادہ تو نہیں- سورج کے خاص خاص حصوں پر پائے جاتے ہیں- لیکن یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان میں سے ہر ایک دھبے کو اگر پانی صورت میں بدل دیا جائے تو پانچ ملین X ملین لٹر پانی بن جاتا ہے- اندازہ کیجئے یہ ایک دھبے کے پانی مقدار ہے- اگر آہستہ آہستہ ان دھبوں کو پانی میں تبدیل کر دیا جائے تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہمارے ندی' نالوں' نہروں' دریاؤں' اور سمندروں سے اس پانی کی مقدار بڑھ جائے-

اسی پانی کی تلاش کے نتیجے میں کہتے ہیں کہ میزائل اور راکٹ کے متعلق بھی بہت کچھ معلوم کیا جاسکے گا- ان سے گرم پانی خارج ہوتا ہے آخر کیوں- بہرحال یہ بات ابھی چل رہی ہے یعنی تحقیق ہو رہی ہے اور تحقیق کی خوبی یہ ہے کہ وہ کبھی ختم نہیں ہوتی- ہم ایک نتیجہ پر پہنچتے ہیں تو پھر ایک اور زاویہ سامنے آجاتا ہے- اس کی طرف چل پڑتے ہیں- اور جب اس کے منطقی انجام تک پہنچتے ہیں تو کئی اور راستے کھل جاتے ہیں- دراصل تحقیق اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا نتیجہ ہے کہ اس نے انسانی ذہن کو ایسا بنایا ہے کہ وہ آگے ہی آگے جانا چاہتا ہے- کہیں پر تھک ہار کر بیٹھ نہیں جاتا- ایک چیز معلوم کر لیتا ہے تو دوسری کی لگن لگ جاتی ہے- دوسری کا پتہ چلا لیتا ہے تو تیسری کے لئے ہاتھ پاؤں مارنے لگتا ہے- اسی طرح اب بھی ہو رہا ہے- اور خاص طور پر انتہائی گرم سورج پر انتہائی ٹھنڈے پانی کے دھبوں کے سلسلے میں جنہیں اس زمین پر جس پر ہم زندگی گذار رہے ہیں رہنے والے انسانوں کے لئے پانی کی صورت میں مہیا کیا جاسکے گا- اور اس کے ساتھ ساتھ سائنس کے کئی اور راز بھی کھلتے چلے جائیں گے- یکے بعد دیگرے یہ راز کھلیں گے اور انسان کو اس بات کا پختہ سے پختہ تر یقین کروائیں گے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی دین ہے- خدا کے وجود اور اس کے قادر توانا ہونے پر ایسی ہی باتیں سائنس دانوں کے لئے آخر کار دلیل کا درجہ رکھیں گی-

---

ہومیو ڈاکٹر نذیر احمد مظہر- ڈی ایچ ایم ایس' ایچ آر ایم پی

پُرخوری بیماریوں کی ماں

ہم جو بھی ناقص یا اچھی غذا کھاتے ہیں اس کا منفی یا مثبت اثر ہمارے جسم کے ہر خلئے (Cell) پر ہوتا ہے- اس لئے اللہ تعالیٰ نے حلال وطیب چیزیں کھانے کا ارشاد فرمایا ہے اور اس پر بھی مزید یہ ہدایت دی کہ اسراف (پرخوری) سے بچا جائے- پرخوری کی صورت میں جو زائد از ضرورت غذا ہوتی ہے وہ ایک جرمن محقق ڈاکٹر مسٹر لوئی کوہنی کے مطابق ایک آہستہ اور خاموش کارروائی کے ذریعہ ایک فاسد اور زہریلے مادے (Foreign Matter) کی شکل اختیار کرتی رہتی ہے- جو بالآخر پیدائش امراض کا باعث بنتی ہے- کتاب اللہ کے ارشادات کا خلاصہ یہی ہے کہ انسان اپنی غلطی سے بیمار ہوتا ہے-

آج کل جس قدر بھی طریقہ ہائے علاج رائج ہیں سب اس بات پر متفق ہیں کہ پرخوری بیماریوں کی ماں ہے- ہم ذیل میں پرخوری سے بچنے کے لئے نہایت موثر و تجربہ شدہ گر بیان کرتے ہیں-

پُرخوری سے بچنے کے موثر و مجرب گر

(ا) پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم پرخوری کو صحت کا سب سے بڑا دشمن سمجھیں- کسی بھی بری بات سے بچنے کا ابتدائی اصول یہی ہے کہ اس کی برائی کی اہمیت کا صحیح اندازہ کیا جائے- کسی کا کتنا اچھا مقولہ ہے کہ انسان اپنی قبر اپنے منہ سے کھودتا ہے-

(اا) آپ کو کھانے کی جس قدر بھوک یا طلب ہو مثلاً فرض کریں تین چپاتیوں کی' تو اس کا تیسرا حصہ یعنی ایک چپاتی کھائیں- لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ دسترخوان پر صرف تیسرا حصہ ہی یعنی ایک روٹی رکھی جائے اور دیگر کھانا دور ہٹا دیا جائے- یہ ضروری نکتہ ہے اگر زیادہ کھانا سامنے موجود ہو گا تو پرخوری سے بچنے کا عزم ٹوٹنے کا خطرہ رہے گا- آپ نے جو حصہ خوراک اپنے سامنے رکھا ہو اسی پر قناعت کرنا سیکھیں- اگر بعض اوقات یہ اندازہ غلط نکلے اور بھوک ابھی قدرے زیادہ باقی ہو تو اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کریں اور مزید کھانا محتاط اندازہ کے مطابق لے لیں مگر نظر ثانی کو معمول نہ بنائیں- کھانے کے دوران پانی بھی پئیں مگر تیسرے حصے سے زیادہ نہیں- آجکل کے بعض محققین کا خیال ہے کہ کھانے کے دوران خوب پانی پیا جائے یہ بھی درست نہیں- تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ یہ بات بھی درازی شکم اور خرابی ہاضمہ کا باعث بنتی ہے- بے شک آپ بھی تجربہ کر کے دیکھ لیں نتیجہ یہی ہو گا- ہاں البتہ کھانا کھانے کے دو تین گھنٹے بعد عند الطلب پانی وافر مقدار میں پینا مفید ہے-

(ااا) حقیقی بھوک پر کھائیں اور بلا ضرورت محض حصول لذت کی خاطر ہرگز نہ کھائیں- بلا ضرورت چائے و دیگر مشروبات و میدہ کی مصنوعات کیک بسکٹ- سموسے وغیرہ کھانے سے مکمل پرہیز کریں-

امید ہے قارئین یہ تحریر پڑھنے کے بعد یہ عزم کر کے اٹھیں گے کہ وہ آئندہ پرخوری سے مجتنب رہیں گے یا دوسرے لفظوں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اکثر بیماریوں سے محفوظ رہیں گے اور نعمت صحت سے متمتع ہوں گے کہ حصول صحت اور قیام صحت کا یہ بہترین گر ہے-

---

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں-

سیکرٹری

مجلس کارپرداز

مسل نمبر ۳۰۰۹۱ میں خالدہ عارف زوجہ عبدالسلام عارف مربی سلسلہ قوم کھوسہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن صادق پور ضلع میرپور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۳-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- (۱) حق مہر بذمہ خاوند محترم دس ہزار روپے (۲) زیورات نقرئی مالیتی بارہ صد روپے (۳) طلائی انگوٹھی اور کوکا مالیتی چار صد دس روپے کل جائیداد مالیتی گیارہ ہزار چھ سو دس روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ خالدہ عارف بمقام صادق پور P.O نفس نگر براستہ نواں کوٹ ضلع میرپور خاص سندھ گواہ شد نمبر۱ عبدالحمید طاہر مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۵۰۳۸ گواہ شد نمبر۲ عبدالسلام عارف مربی سلسلہ خاوند موصیہ وصیت نمبر ۲۱۵۴۹-

مسل نمبر ۳۰۰۹۲ میں امتہ المنیر فرحت زوجہ مشتاق احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵/۲ فیکٹری ایریا ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۵-۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- حق مہر دو ہزار روپے اور زیورات طلائی

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سعودی عرب کا اہم اعلان

اسرائیل کے ایٹم بموں نے مشرق وسطیٰ کے علاقے میں جو بے یقینی کی صورت پیدا کر دی ہے اس کا نتیجہ لازمی طور پر ایٹمی اسلحہ کی دوڑ کی صورت میں نکلنا تھا اور ایسا ہی ہو رہا ہے- کینیڈا کے شہر ٹورانٹو میں ایک میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے سعودی عرب کی افواج کے جنرل شہزادہ خالد بن سلطان نے کہا ہے کہ عرب ممالک ایٹمی ہتھیار حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے- انہوں نے کہا کہ جب تک اسرائیل اپنے ایٹمی ہتھیار تلف نہیں کر دیتا اس وقت تک عرب ممالک اپنی کوششیں جاری رکھیں گے- انہوں نے کہا کہ عرب ممالک مشرق وسطیٰ امن مذاکرات میں اسرائیل کے ساتھ امن قائم کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں- ہم نے اسرائیل کو مشرق وسطیٰ کے نظام کا ایک اہم حصہ تسلیم کر لیا ہے- تاہم ہم اسرائیل کے ایٹم بموں کے سائے تلے زندہ نہیں رہ سکتے اس لئے عرب ممالک بھی ایٹمی اسلحہ حاصل کرنے کی کوششیں کریں گے تاکہ اسرائیل کے ایٹمی اسلحہ کا توڑ کیا جاسکے-

امریکہ دنیا بھر میں ایٹمی ہتھیاروں کا پھیلاؤ روکنے کے لئے کوششیں کرتا رہتا ہے- عموماً اس کا نشانہ تیسری دنیا کے وہ ممالک ہیں جن سے امریکہ کے مثالی دوستانہ تعلقات نہیں ہیں لیکن اب سعودی عرب کی طرف سے اس اعلان کے بعد امریکہ کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا کیونکہ مشرق وسطیٰ میں سعودی عرب امریکہ کا سب سے بڑا حلیف اور دوست ہے- اس پر دباؤ ڈالنا ایک اہم ترین دوست سے محروم ہونا ہو گا- کیا امریکہ سعودی عرب کی ایٹمی طاقت بننے کی کوششوں کو برداشت کر لے گا- یہ وہ اہم سوال ہے جس کا جواب چند دنوں میں سامنے آسکے گا-

تاہم اس اعلان سے امریکہ کو یہ ضرور سوچنا پڑے گا کہ وہ اسرائیل کی جا و بے جا حمایت کر کے مشرق وسطیٰ میں امن کے امکانات کو کس طرح تاریک بنا رہا ہے- یاد رہے کہ اگرچہ بار بار یہ خبریں آچکی ہیں کہ اسرائیل نے ایٹمی ہتھیار حاصل کر رکھے ہیں لیکن امریکہ نے کبھی اسرائیل سے اس بارہ میں باز پرس نہیں کی- امریکہ کی یہ اسرائیل سے یہ چشم پوشی کیا نتائج برآمد کر رہی ہے اس کی سنگینی اندازہ کیا جا سکتا ہے-

---

سلامتی کونسل کا اہم فیصلہ

بوسنیا میں اقوام متحدہ کی امن فوج کی ناکامی اب دنیا بھر پر کھل چکی ہے- سربوں نے اقوام متحدہ کے فوجیوں کو نہ صرف قید کر لیا بلکہ ان کو ہتھکڑیاں پہنا کر ان جگہوں پر باندھ کر رکھ دیا جہاں نیٹو کے فضائی حملے متوقع تھے-

ان واقعات کے بعد یہ ضروری تھا کہ بوسنیا میں طاقت کا خلا پر کرنے کے لئے کوئی نیا اقدام کیا جائے- چنانچہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے گذشتہ روز ایک قرارداد منظور کی ہے جس کے تحت بوسنیا ہرزی گووینا میں اقوام متحدہ کے امن فوجیوں کی سلامتی کو مستحکم بنانے کے لئے تیزی سے حرکت کرنے والی فوج تعینات کرنے کی منظوری دی گئی ہے- اس فوج کی تعداد ۱۲- ہزار ۵ سو ہو گی اور اس میں زیادہ تر فرانسیسی اور برطانوی فوجی ہوں گے- یاد رہے کہ اقوام متحدہ کی امن فوج میں بھی فرانسیسی اور برطانوی فوجیوں کی اکثریت ہے- سلامتی کونسل نے یہ قرارداد تیرہ ووٹوں کی اکثریت سے منظور کی ہے- روس اور چین نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا- تاہم انہوں نے کھل کر اس فوج کی تعیناتی کی مخالفت بھی نہیں کی

ادھر سارایے وو کا محاصرہ توڑنے کے لئے بوسنیا کے مسلمانوں کی فوج سربوں پر تابڑ توڑ حملے کر رہی اور اس فوج نے ہر محاذ پر کامیابی حاصل کرنے کا دعویٰ کیا ہے- دونوں اطراف سے شدید گولہ باری ہو رہی ہے مارٹر گنوں ٹینکوں اور توپوں کا استعمال کیا جا رہا ہے- عرصہ تین سال سے سرب فوج نے سارایے وو کا ہر طرف سے محاصرہ کیا ہوا ہے- اور اس شہر کو جانے والے تمام راستے بند رکھے ہیں- حتیٰ کی اب اس شہر کا بیرونی دنیا سے رابطہ صرف ایک سرنگ کے ذریعے ہے جو دوسری طرف بوسنیا کے زیر قبضہ علاقے میں کھلتی ہے اس سرنگ کی تعمیر شہر کا محاصرہ ہو جانے کے بعد کی گئی ہے-

---

چیچنیا کے جانبازوں کا زبردست کارنامہ

روسی اپنی دانست میں ایک کے بعد ایک کر کے چیچن جانبازوں کی چوکیوں پر قبضہ کر رہے ہیں اور وہ اس خیال میں ہیں کہ اس مسئلہ کو طاقت سے حل کر لیا جائے گا- لیکن حال ہی میں چیچنیا کے مجاہدین نے ایک زبردست کارنامہ انجام دے کر بتا دیا ہے کہ وہ ختم نہیں ہوئے بلکہ زندہ ہیں اور نہ صرف زندہ ہیں بلکہ اب بھی روسی افواج اور حکومت کو ناکوں چنے چبوا سکتے ہیں-

چنانچہ خبر ملی ہے کہ چیچن مجاہدین نے دو ہزار کے قریب روسیوں کو یرغمال بنا لیا ہے- ان میں پانچ روسیوں کو انہوں نے ہلاک بھی کر دیا ہے اور ان کی رہائی کے بدلے میں چیچن افواج کی چیچنیا سے واپسی کا مطالبہ کیا ہے-

اپنے یرغمالیوں کو چھڑانے کے لئے روس کی افواج نے ٹینکوں طیاروں اور ہیلی کاپٹروں کی مدد سے اس ہسپتال پر دھاوا بول دیا جہاں چیچن جانبازوں کے مسلم گروپ نے ایک ہزار سے زائد روسی باشندوں کو یرغمال بنا کر رکھا ہوا ہے-

روسی فوج کے حملے کے ساتھ ہی شدید لڑائی چھڑ گئی- چیچن جانباز روسی فوج کی زبردست مزاحمت کر رہے ہیں- بی بی سی نے بتایا ہے روس کی فوج اپنے ایک سو کے لگ بھگ قیدی چھڑانے میں کامیاب ہو گئی- تاہم روسی خبر رساں ایجنسیوں نے رہا ہونے والوں کی تعداد ۶۰ بتائی ہے-

امریکی خبر رساں ایجنسی کے مطابق روسی افواج کے مسلح کمانڈوز خودکار اسلحہ سے فائرنگ کرتے ہوئے ہسپتال کی عمارت میں داخل ہوئے- روسی فوج کے حملے سے قبل چیچن جانبازوں نے روس کی وہ پیشکش مسترد کر دی تھی جس میں ان سے کہا گیا تھا کہ اگر وہ بچنا چاہتے ہیں تو ان کو بھاگ جانے کا راستہ دیا جا سکتا ہے- چیچن فوجیوں نے دھمکی دی تھی کہ اگر روسی فوجیں چیچنیا سے نہ نکلیں تو وہ یرغمالیوں کو ہلاک کرکے خود بھی مرجائیں گے-

ہسپتال کے ارد گرد لڑائی چھڑنے کے بعد روسی فوج کے ہیلی کاپٹر بھی جنگ میں شامل ہو گئے- روسی فوج کے حملہ سے قبل صحافیوں کی ایک جماعت نے ہسپتال کا دورہ کیا ان کا اندازہ ہے کہ یرغمال بنائے گئے روسی افراد کی تعداد ۲ ہزار ہے لیکن چیچن جانبازوں کی اطلاع کے مطابق یہ تعداد ۵ ہزار ہے

چیچن جانبازوں نے بدھ کے روز جنوبی روس کے ایک شہر بوڈیونووسک پر حملہ کر کے دو ہزار روسیوں کو یرغمال بنا یا تھا- ان یرغمالیوں کو ایک ہسپتال کی عمارت میں اکٹھا کر لیا گیا- ان کی حفاظت پر صرف ۵۰ چیچن جانباز متعین ہیں- روسی حکام کی اطلاعات کے مطابق چیچن جانبازوں کے حملہ سے اب تک ۱۰۰ افراد ہلاک ہو چکے ہیں-

بعد کی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ ہسپتال پر روسی فوج کے حملے کے بعد روسی فوج اور چیچن فوجیوں میں ایک عارضی جنگ بندی ہو گئی ہے- روسی فوج کے افراد ہسپتال کی صرف نچلی منزل پر قبضہ کر سکے ہیں- ہسپتال کی عمارت کے کئی دیگر حصوں پر ابھی تک چیچن جانبازوں کا قبضہ ہے- اور وہ یرغمالیوں کو ڈھال کے طور پر استعمال کر رہے ہیں-

بقیہ صفحہ ۴

رہے تھے- اب یہ والہانہ محبت اور محبت کا رنگ کم لوگوں کے دلوں میں پایا جاتا ہے- یقیناً بہت ہی کم لوگوں کے دلوں میں-

بقیہ صفحہ ۵

۱۲ تولہ مالیتی ساٹھ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ چار سو روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ امتہ المنیر فرحت ۵/۲ فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر۱ سید عبدالغنی شاہ وصیت نمبر۵۸۴۴ گواہ شد نمبر۲ مشتاق احمد وصیت نمبر۲۸۷۵۸ خاوند موصیہ-

مسل نمبر۳۰۰۹۳ میں فرحت پروین زوجہ مرزا منور احمد صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۳۳ سال بیعت پیدائشی ساکن ۵/۳۵ فیکٹری ایریا ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۴-۲۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- (۱) حق مہر بذمہ خاوند محترم پندرہ ہزار روپے (۲) زیورات طلائی وزنی ۷ تولہ مالیتی پینتیس ہزار روپے (۳) سلائی مشین مالیتی ایک ہزار روپے اور واشنگ مشین پرانی مالیتی پندرہ سو روپے اس وقت مجھے مبلغ تین صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ فرحت پروین زوجہ مرزا منور احمد صاحب فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر۱ سید عبدالغنی شاہ وصیت نمبر۵۸۴۴ گواہ شد نمبر۲ مستری مشتاق احمد وصیت نمبر۲۸۷۵۶-

مسل نمبر۳۰۰۹۴ میں افضال احمد ولد محمد اسحاق صاحب قوم جٹ پیشہ زرگر عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سمن آباد فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۳-۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ چار ہزار روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد افضال احمد مکان نمبر۶۹۱ گلی نمبر۲۳ سمن آباد فیصل آباد گواہ شد نمبر۱ مظفر حسین وصیت نمبر۲۳۱۵۰ گواہ شد نمبر۲ اعجاز احمد بٹ وصیت نمبر۲۲۳۸۳-

مسل نمبر۳۰۰۹۵ میں اعجاز احمد ولد منظور احمد قوم لنگاہ پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن موسیٰ والا ضلع سیالکوٹ

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۵-۵-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ ۲۳۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد اعجاز احمد ساکن موئی والا P.O خاص ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر ۱ چوہدری صالح محمد ولد دین محمد ساکن موئی والا ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر ۲ محمد اقبال ولد چوہدری مختار احمد صاحب ساکن موئی والا ضلع سیالکوٹ-

مسل نمبر ۳۰۰۹۶ میں محمودہ بیگم زوجہ بشیر احمد صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۵۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھڈال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۵-۴-۱۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے- (۱) زرعی زمین ۴/۵-۳ کنال جس کی قیمت ستاون ہزار پانچ سو روپے (۲) زیورات طلائی بالیاں وزنی ۵ ماشہ مالیتی دو ہزار پانچ سو روپے اس وقت مجھے مبلغ ۳۷۴۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ محمودہ بیگم زوجہ بشیر احمد مرحوم ساکن بھڈال ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر ۱ ناصر احمد سندھو مربی سلسلہ گواہ شد نمبر ۲ محمد اسحاق وصیت نمبر ۲۱۷۸۸-

مسل نمبر ۳۰۰۹۷ میں مبشرہ بشیر بنت بشیر احمد صاحب قوم جٹ پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھڈال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۵-۴-۱۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ مبشرہ بشیر بنت بشیر احمد ساکن بھڈال ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر ۱ ناصر احمد سندھو مربی سلسلہ بھڈال ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر ۲ محمد اسحاق وصیت نمبر ۲۱۷۸۸-

مسل نمبر ۳۰۰۹۸ میں نصیر الدین ولد چوہدری عمر الدین قوم گجر پیشہ تجارت عمر ۴۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن منڈی احمد آباد ضلع اوکاڑہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۵-۴-۳۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے- (۱) رہائشی مکان برقبہ واقع- احمد آباد منڈی مالیتی چھ لاکھ روپے (۲) پلاٹ برقبہ ۱۰ مرلہ واقع احمد آباد منڈی مالیتی پچاس ہزار روپے (۳) مکان جو خریدا گیا واقع احمد آباد منڈی مالیتی ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپے (۴) زرعی رقبہ ۱۷- ایکڑ واقع احمد آباد منڈی مالیتی تیرہ لاکھ ساٹھ ہزار روپے (۵) مکانات تین واقع احمد آباد منڈی مالیتی تین لاکھ روپے اور ایک موٹر سائیکل مالیتی پینتیس ہزار روپے کل جائیداد مالیتی پچیس لاکھ ۵ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۵۰ روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں- اور مبلغ ۳۴۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد نصیر الدین ولد عمر الدین ساکن منڈی احمد آباد P.O خاص ضلع اوکاڑہ گواہ شد نمبر ۱ محمد حسین گل بیت الذکر کالج روڈ اوکاڑہ گواہ شد نمبر ۲ انوار احمد سیکرٹری مال احمد آباد ضلع اوکاڑہ-

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترم ماسٹر نصیر احمد صاحب قائد مجلس چک نمبر ج ب /96 کوٹ آبادان ٹوبہ کی ہمشیرہ بہت سخت بیمار ہیں اور تقریباً 20 دن سے گوجرہ ہسپتال میں داخل ہیں

○ مکرم دبیر احمد صاحب ابن مکرم قریشی بشیر احمد صاحب ساکن دار الفتوح ربوہ کے گلے کا اپریشن 10- جون 1995ء کو اسلام آباد میں ہوا ہے-

○ عزیزہ راضیہ کنول صاحبہ بنت مکرم منظور احمد صاحب عامر دار الرحمت شرقی (ب) ربوہ شوگر کی وجہ سے سخت علیل ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں-

اللہ تعالیٰ ان سب کو شفا عطا فرمائے-

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری محمد انور صاحب کاہلوں ایڈووکیٹ حاصل پور ضلع بہاولپور 9 اور 10 مئی کی شب بقضاء الٰہی گوجرہ میں وفات پا گئے- ان کی تدفین ڈھیروکی نزد گوجرہ میں ہوئی- آپ مکرم عبدالحمید صاحب (ریٹائرڈ اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ) حال دار العلوم جنوبی ربوہ کے داماد تھے-

اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے-

بقیہ صفحہ ۱

سے کم تر ہیں- انہوں نے کہا کہ صرف ایک بات ہے کہ میں نے ہر کھیت کے کونے پر نفل پڑھے ہیں ایک ایک کھیت پہ دعائیں کی ہیں! اس کے سوا میں کچھ نہیں جانتا- اس کو کہتے ہیں ذکر الٰہی- وہ تجارت میں بھی ذکر الٰہی کر رہے ہوتے ہیں- کھیتی باڑی میں بھی ذکر الٰہی کر رہے ہوتے ہیں اور مولوی منشی عبد اللہ صاحب جو مولوی عبد اللہ صاحب کہلاتے تھے ان کا ذکر الٰہی دعوت اللہ میں ڈھلا ہوا تھا- دن رات دعوت الی اللہ کرتے تھے- حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) بتایا کرتے تھے کہ جب وہ کھیت میں ہل چلا رہے ہوتے تھے تو کسی کو بلا لیتے تھے کہ بھئی یہ کتاب تھوڑی سی پڑھ کر سناؤ میں تو ہل چلا رہا ہوں تو تم یہ پڑھو- اور کبھی کسی ہل چلاتے ہوئے کے پاس چلے جایا کرتے تھے اور اس کو کہتے تھے کہ تمہیں پڑھنا لکھنا آتا ہے میں تمہارا ہل چلاتا ہوں تم یہ کتاب پکڑ لو اور یہ مجھے سناؤ اور حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کی کوئی تازہ تحریر یا "الحکم" کی کوئی عبارت وغیرہ ان کو دے دیا کرتے تھے اور اس طرح اللہ کے فضل سے ان کو بڑے پھل لگے ہیں- ہر سال سو بیعتوں کا وعدہ کروایا اور تادم آخر اس پر قائم رہے اور ضرور وعدہ پورا کر دیا کرتے تھے-

محمد محمود طاہر- ایم اے (ابلاغیات)

کھیل اور کھلاڑی

کھیل ایک صحت مند تفریح ہی نہیں بلکہ اس سے جہاں آپ اپنی صحت کا خیال رکھتے ہیں وہاں ایک صحت مند معاشرے کے قیام میں اپنا عملی کردار ادا کرتے ہیں- کھیلوں کو فروغ دیجئے- ہمارے موجودہ امام الرابع باقاعدگی سے سیر فرماتے ہیں-

کھیلوں کی دنیا کی اہم خبریں پیش ہیں-

سکواش: عالمی نمبر ایک پاکستان کے جان شیر خان نے امریکہ کے شہر نیویارک میں کھیلا جانے والا ٹورنامنٹ آف دی چیمپیئنز جیت لیا ہے- فائنل میں جان شیر خان نے آسٹریلیا کے روڈنی آئلز کو شکست دی- گزشتہ دو سالوں میں جان شیر خان نے ۲۴ ٹورنامنٹ کھیلے جن میں سے ۲۲ میں کامیابی حاصل کی-

ٹینس: ٹینس کی دنیا میں بہت سے ٹورنامنٹ ہوتے ہیں لیکن چار گرینڈ سلام ٹورنامنٹ کہلاتے ہیں ان میں ومبلڈن' آسٹریلین اوپن' یو ایس اوپن اور فرنچ اوپن شامل ہیں- جون میں فرنچ اوپن پوری دنیا میں لوگوں کی توجہ کا مرکز رہا- پاکستان نے عورتوں اور مردوں کے فائنل براہ راست پیرس سے دکھائے- عورتوں کے فائنل میں سٹیفی گراف نے سانچز ویکاریو کو شکست دے کر یہ عظیم ٹورنامنٹ جیتا- مردوں کے فائنل میں آسٹریا کے ٹامس مسٹر نے امریکہ کے مائیکل چینگ کو ہرا کر یہ ٹورنامنٹ جیتا ٹامس مسٹر جو مسلسل ۳۴ ٹورنامنٹ جیت چکے ہیں یہ جیتنے والا ۳۵ واں ٹورنامنٹ اور ان کی زندگی کا پہلا گرینڈ سلام ٹورنامنٹ تھا- آندرے آگاسی اور بورس بیکر جیسے عالمی شہرت یافتہ کھلاڑی فرنچ اوپن کے سیمی فائنل میں بھی نہ پہنچ سکے-

ٹینس کی ایک خبر یہ کہ سابق عالمی نمبر ایک مونیکا سیلز دو سال کے وقفے کے بعد دوبارہ ٹینس کی دنیا میں واپس آ رہی ہے-

کرکٹ: (۱) ۱۹۹۶ء میں ہونے والے ورلڈ کپ کے ڈراز کا اعلان کر دیا گیا ہے اس کے مطابق ۱۲ ٹیموں کو دو پول میں رکھا گیا ہے- پول اے میں:- بھارت' ویسٹ انڈیز' آسٹریلیا' سری لنکا' زمبابوے اور کینیا شامل ہیں جبکہ پول بی میں:- پاکستان' انگلینڈ' ساؤتھ افریقہ' نیوزی لینڈ' متحدہ عرب امارات اور ہالینڈ شامل ہیں- ٹورنامنٹ کا پہلا میچ ۱۴- فروری ۱۹۹۶ء کو بمقام بھارت انگلینڈ اور نیوزی لینڈ کے درمیان کھیلا جائے گا- ٹورنامنٹ کے ۱۶ میچز پاکستان' ۱۷ بھارت اور ۴ سری لنکا میں ہوں گے- اس دفعہ کوارٹر فائنل بھی کھیلے جائیں گے ان میں سے دو پاکستان میں اور دو بھارت میں جبکہ دونوں سیمی فائنل بھارت اور فائنل ۱۷- مارچ کو لاہور میں کھیلا جائے گا- پاکستان کے کوارٹر فائنل اور سیمی فائنل میں بھارت میں بھی کھیلنے کا امکان ہے-

(ii) ایک روزہ سیریز ہارنے کے بعد ویسٹ انڈیز نے انگلینڈ کو پہلے ٹسٹ میچ میں شکست دے دی ہے- ویسٹ انڈیز کی طرف سے بشپ نے ۷ وکٹ لئے اور مین آف دی میچ قرار پائے-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 20- جون-1995ء
کل آندھی اور بارش سے موسم خوش گوار ہو گیا
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 41 درجے سنٹی گریڈ

○ سوات اور تحصیل مٹہ میں تحریک نفاذ شریعت محمدی کے کارکنوں اور پولیس کے درمیان تصادم کے نتیجے میں ایک کانسٹیبل سمیت درجنوں افراد زخمی ہو گئے۔ علاقے میں زبردست کشیدگی ہے اور وسیع پیمانے پر گرفتاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔ کئی علاقوں سے فائرنگ کی اطلاعات ملی ہیں۔ حکام نے صورت حال پر قابو پانے کے لئے پولیس اور نیم فوجی دستے کی مزید کمک بھیج دی ہے۔ مختلف شہروں میں طلباء کے زبردست احتجاج کے باعث تعلیمی ادارے بند کر دیئے گئے۔ قریباً ۲۵۰۔ افراد کو گرفتار کیا جا چکا ہے تصادم میں پولیس کے اہلکار بھی زخمی ہوئے۔ سیدو شریف گراسی گراؤنڈ میں دو سو سے زائد افراد نے رضاکارانہ گرفتاریاں پیش کر دیں۔ ضلعی عدالتوں کو دو دن کے لئے بند کر دیا گیا ہے۔ متعدد مقامات پر تحریک نفاذ شریعت کے ارکان گھروں سے بستر اٹھا کر سوات کے مختلف پولیس سٹیشنوں کے سامنے دھرنا مار کر بیٹھ گئے۔

○ کراچی میں فائرنگ کے واقعات میں پولیس کے ایک کانسٹیبل اور محکمہ داخلہ کے ایک نائب قاصد سمیت ۳۔ افراد ہلاک اور ۱۴ زخمی ہو گئے۔

○ تحریک نفاذ شریعت کے رہنما صوفی محمد کو ٹیکس دینے سے انکار پر گرفتار کر لیا گیا۔ مولانا صوفی محمد نے اعلان کیا کہ لوگ ٹیکس نہ دیں۔ پولیس نے ایک شخص کو گرفتار کیا تو شریعت محاذ کے کارکنوں نے تھانے کا محاصرہ کر لیا۔ فائرنگ کے تبادلے میں زخمی ہونے والوں میں ایک ڈی ایس پی اور ۵ پولیس اہلکار بھی شامل ہیں۔

○ پاکستان کی پارلیمانی تاریخ میں پہلی بار سندھ اسمبلی کے ایک رکن کی رکنیت چالیس روز کی غیر حاضری کی بناء پر منسوخ کر دی گئی۔ سندھ اسمبلی میں فنکشنل مسلم لیگ کے رکن اور سابق وزیر اعلیٰ سندھ جام صادق علی کے بھتیجے جام مدد علی ۴۰ روز سے غیر حاضر تھے۔ پیپلز پارٹی کے لعل بخش بھٹو نے سپیکر کی توجہ اس طرف دلانے کے لئے تحریک پیش کی۔ وزیر قانون نے اس تحریک کو قواعد کے مطابق قرار دیا۔ سپیکر نے ایڈووکیٹ جنرل کی رائے حاصل کی جنہوں نے کہا کہ آئین کی دفعہ ۶۴ کے تحت یہ تحریک درست ہے۔ اس پر ایوان نے تحریک متفقہ طور پر منظور کر لی۔ اب سپیکر اس بارے میں الیکشن کمیشن کو آگاہ کریں گے۔ جس کے بعد خالی نشست کا نوٹیفکیشن جاری کیا جائے گا۔ جس کے بعد اس نشست پر ضمنی انتخاب ہو گا۔

○ فنکشنل مسلم لیگ سندھ کے صدر اور رکن صوبائی اسمبلی پیر صبغت اللہ راشدی نے اپنی پارٹی کے رکن جام مدد علی کی نشست کو خالی قرار دیئے جانے کے اقدام کو پیپلز پارٹی کی حکومت کا یکطرفہ آمرانہ اور من مانا فیصلہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ثابت ہو گیا ہے کہ حکمران جماعت سندھ میں چند مخالف ارکان بھی برداشت نہیں کر سکتی انہوں نے کہا کہ وہ اس اقدام کے خلاف قانونی چارہ جوئی کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر منظور احمد وٹو نے بتایا ہے کہ ۱۶۔ ارب روپے کی لاگت سے ملتان اور فیصل آباد کے درمیان ایکسپریس وے تعمیر کی جائے گی جو ۲۳۱ کلو میٹر لمبی ہو گی۔ اس سے ملتان اور اسلام آباد کے درمیان فاصلہ ۱۲۰ کلو میٹر کم ہو جائے گا۔

○ ملک بھر میں کلرکوں کے ملک گیر مظاہرے جاری ہیں۔ لاہور میں ۶۰ مقامات پر مظاہرے سے شہر جام ہو کر رہ گیا ٹریفک بلاک کر دی گئی۔ کلرکوں نے سینہ کوبی کی۔ بد دعائیں مانگیں اور اذانیں دیں۔ کلرکوں کی تنظیم کے مرکزی صدر نے اڈیالہ جیل سے رہائی کے فوراً بعد پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے تادم مرگ بھوک ہڑتال کر دی۔ پشاور کے کلرکوں نے حکومت کے خلاف "قل خوانی" کی۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف اور ان کے ساتھیوں کے خلاف مقدمہ بغاوت میں عدالت نے نواز شریف کو ۲۵ جون کو طلب کر لیا ہے۔ ایڈیشنل سیشن جج نے جو مقدمے کی سماعت کر رہے ہیں استغاثہ پر اعتراض کیا اور اپنے ریمارکس میں کہا گیا کہ بظاہر استغاثہ قانون کے مطابق عدالت میں پیش نہیں کیا گیا۔ نہ ہی سماعت کے لئے کسی با اختیار مجسٹریٹ نے بھیجا ہے۔ فاضل عدالت نے ہوم سیکرٹری کو کہا کہ وہ عدالت میں پیش ہو کر استغاثہ کی قانونی حیثیت کی وضاحت کریں۔

○ ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل راجہ سروپ خان نے گورنر پنجاب کے عہدے کا حلف اٹھا لیا نئے گورنر نے اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ وہ پنجاب میں پی ڈی ایف کی حکومت کو مستحکم کریں گے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا کہ راجہ سروپ خان کے گورنر بننے سے پنجاب میں استحکام آئے گا۔ اور مفاہمت بڑھے گی۔ وفاقی حکومت نے بہت اچھا فیصلہ کیا ہے میں اسے خوش آمدید کہتا ہوں۔

○ وفاقی حکومت نے سپریم کورٹ کے جج مسٹر جسٹس ارشاد حسن خان کو لاہور ہائی کورٹ کا قائم مقام چیف جسٹس مقرر کر دیا ہے۔ دریں اثناء لاہور ہائی کورٹ کے سابق قائم مقام چیف جسٹس محمد الیاس سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ سپریم کورٹ کے جج کا عہدہ سنبھالیں۔

○ واپڈا نے بجلی کے نرخوں میں دس سے ساڑھے بارہ فیصد تک اضافہ کا فیصلہ کر لیا ہے جس کا اعلان جلد کر دیا جائے گا۔ کہا جا رہا ہے کہ دسمبر میں یہ ریٹ دوبارہ بڑھائے جائیں گے تاکہ دس سے بارہ ارب روپے تک کے وسائل حاصل کئے جا سکیں۔

○ امریکہ کے سفیر متعینہ پاکستان مسٹر جان مونجو نے کہا ہے کہ قائد حزب اختلاف کے بارے میں امریکی بیان کو امریکہ کا سرکاری موقف نہ سمجھا جائے۔

○ پورے پنجاب میں طوفان باد و باراں کے ساتھ بارش ہو جانے سے شدید گرمی کا موسم تبدیل ہو گیا ہے۔ شدید گرمی سے جھلسے ہوئے لوگوں نے سکھ کا سانس لیا اور اللہ کا شکر ادا کیا۔

ضروری اعلان

⊙ مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب (علوی میڈیکل سنٹر اوکاڑہ) نمائندہ اشتہارات الفضل شیخوپورہ، نارووال، سیالکوٹ، گوجرانوالہ کے دورہ پر تشریف لے جا رہے ہیں۔ احباب ان سے مکمل تعاون فرمائیں۔

(مینیجر الفضل)

برائے فروخت

۱۔ ایک کنال مکان ۲/۱ محلہ دارالبرکات مین روڈ پر کمرشل اہمیت، جامعہ احمدیہ کے سامنے۔

2۔ دو عدد رہائشی پلاٹ ۲/۱۲ اور ۳/۱۲ دارالیمن رقبہ 2 کنال اور 2 کنال 2 مرلہ، دونوں پلاٹ ملحقہ۔ ایک پلاٹ کارنر۔ مین سرگودھا فیصل آباد روڈ پر۔

پراپرٹی ڈیلرز سے معذرت۔ دلچسپی رکھنے والے حضرات رابطہ کریں۔

کرنل منور احمد مرزا لاہور فون: 5722423 892453

مفید اور مؤثر مشروبات

موسم گرما کے بہترین مشروبات جو جسم و روح کو تسکین و تازگی بخشتے ہیں۔ مقوی دماغ و مسکن روح ہیں۔ مہمان نوازی کے بہترین تحفے جو مفرح ادویہ سے تیار کئے گئے ہیں۔

شربت فرحت افزاء	قیمت -/40
شربت بادام	" -/40
شربت بزوری بارد	" -/30
شربت صندل	" -/40

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ہاضمہ اور پیٹ کی ادویات

	قیمت	
DIGESTIN TABS.	18/-	☆ بدہضمی، پیٹ درد، کھٹے ڈکار، بھوک کی کمی اور پیٹ کی جملہ امراض میں بفضلہ تعالیٰ فوری آرام کے لئے اکسیر ہے
APPETIZER CAPS.	18/-	☆ قدرتی بھوک کو بڑھا کر غذا کو جزو بدن بنانے کے لئے
COLIC CURE	20/-	☆ پرانا پیٹ درد، درد گردہ، انتڑیوں وغیرہ کا درد
FLATULENCE CURE.	20/-	☆ پیٹ میں ہوا۔ ریح۔ ہوا کا بکثرت خارج ہونا۔ ڈکار، اپھارہ
HEART BURN CURE	20/-	☆ معدہ کی جلن، تیزابیت، خوراک کی نالی اور سینہ میں جلن
JAUNDICE CURE	20/-	☆ یرقان، جلد، آنکھوں اور پیشاب کی زردی، جگر کی خرابی
STOMACH ULCER CURE	20/-	☆ معدہ کا السر، زخم، معدہ کے منہ پر ورم اور جلن

نوٹ : ایک سے زیادہ تکالیف اکٹھی ہوں تو ان سب تکالیف کی ادویات بیک وقت اکٹھی استعمال کی جائیں۔ اس طرح یہ مکمل مزاجی علاج ہو گا۔ جس سے جلد تر شفا کی امید ہے۔ تفصیلی لٹریچر منگوانے کے لئے -/2 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرمائیں۔

کیوریٹو انٹرنیشنل۔ ربوہ
نون کلینک 606 (04524) ہیڈ آفس 771 (04524)
سیلز 211283 (04524) فیکس 212299 (4524-92)

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نند پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634